حقیقت بتادوں کہ علماء کہتے ہیں کہ عشر نافذ ہی مت کرو۔ زکوٰۃ نافذ کر مت کرو۔ لیکن اس مسئلے میں تو آپ علماء کو نہیں دیکھتے۔ اور اس مسئلے میں آپ علماء کو کہتے ہیں کہ آپس میں افہام و تفہیم کریں جو علماء کے بس کی بات نہیں۔ باہمی مفاہمت پیدا کرنا ایک جہتی کو قائم کرنا ان قوانین میں، یہ حکومت کا اولین فرض ہے اور ان شاء اللہ دونوں طبقوں میں معتدل سنجیدہ اور مخلص حضرات موجود ہیں۔ وہ اس چیز کو بالکل گوارا نہیں کریں گے۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ راستہ آسان بنا دے گا ورنہ کہاں کہاں آپ یہ دو عملی اور تفریق کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

تیسری گذارش میری یہ تھی کہ اخراجات کے سلسلے میں مسئلہ کو خواہ مخواہ الجھا دیا گیا ہے۔ شریعت نے خود کھیتی باڑی پر اٹھنے والے مصارف پر رعایت رکھی ہے۔ بارانی زمینوں پر زیادہ اخراجات نہیں اٹھتے۔ اس پر دسواں اور دوسری پر بیسواں۔ یعنی عشر کی اس کو رعایت دے دی گئی ہے۔ تو یہ ایک عجیب صورت حال ہے کہ اخراجات کو منہا کرنے کی پوری اسلامی تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ عشر نافذ کیا گیا ہو تو اس میں اخراجات کو منہا کیا گیا ہو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی رعایت رکھی ہے۔ تو اس مسئلے کو اتنا نہ الجھایا جاتا اور عشر اور نصف العشر پر چھوڑ دیا جاتا۔

تو جناب والا! میری بنیادی بات وہ ہے جو درمیان میں میں نے کہہ دی کہ فقہی اختلافات کا یہ سلسلہ نہ ایران میں ہے نہ عراق میں۔ نہ مصر میں اور نہ شام میں ہے۔ خدا کے لئے اس سلسلے کو روکا جائے اور اس کی ابھی تلافی کی جائے۔ شکریہ!

قاضی عدالتوں کے قیام کا مسودہ

۹ر فروری ۸۳ء مجوزہ قاضی کورٹس کے مسودہ پر عام بحث میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا

مولانا سمیع الحق۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب چیئرمین! جہاں تک قاضی کورٹس کے قیام کے سلسلہ میں حکومت کے اور جناب صدر پاکستان کے ارادوں اور عزائم کا تعلق ہے اس کی جتنی بھی تحسین کی جائے کم ہے۔ ایک اسلامی مملکت کا سب سے بڑا اور پہلا فریضہ اس ملک کے شہریوں کو عدل و انصاف آسانی سے مہیا کرنا ہوتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی مدتوں سے ایک آرزو ہے اور پاکستان کے شہریوں کی کہ یہاں انصاف سستا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں جو اصل مسودہ قانون ہے جو ہمارے سامنے ہے ایک تو اس کے بارے میں کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہ شاید پہلے سے علماء اور اسلامی علوم پر عبور رکھنے والے حضرات کی نگاہ سے گذرا ہے۔ حالاں کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ مسودہ اسلامی نظریاتی کونسل کو نہیں بھیجا گیا تھا اور نہ ہی اس پر اسلامی نظریاتی کونسل جو کہ ملک کے مختلف مکاتب فکر رکھنے والے اور جید علماء پر مشتمل

ادارہ ہے اور وکلاء پر بھی مشتمل ہے۔ اُن سے کوئی استصواب رائے اس بارہ میں نہیں کیا گیا۔ دوسرا مرحلہ جو اصل مسودہ قانون پر بنیادی توجہ کا تھا وہ تھا کہ ہم قاضی کورٹس تو قائم کرتے ہیں جو بلاشبہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہے لیکن اس اصل مسودے میں یہ کہیں واضح نہیں کیا گیا کہ یہ عدالتیں کن قوانین کے تحت فیصلے کریں گی۔ یہی مروجہ قوانین، یہ فوجداری اور دیوانی کے ضابطے اور یہ پروسیجر اگر قائم رکھنا ہے تو اگر ہم قاضی کا نام جج رکھ دیں اور جج کا نام قاضی رکھ دیں۔ اس سے تو عدالت اسلامی عدل و انصاف مہیا نہ کر سکے گی اور نہ ہی عدل و انصاف ملک کو مل سکے گا۔ ہم اگر قاضی کو قاضی محمد احمد کہیں یا قاضی نکلسن کہیں یا قاضی ہربند رائے کہیں۔ اس سے انصاف نہیں ملتا۔ یہاں اصل مسودہ قانون میں یہ وضاحت ہونی چاہیے تھی کہ ....

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ یہ قاضی کی توہین ہے۔ ان کو کہیں کہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

مولانا سمیع الحق ۔ جناب والا یہ قاضی کی توہین نہیں ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا "یہ قاضی محمد احمد، یا قاضی نکلسن یا قاضی ہربند رائے" یہ قاضی کی توہین ہے ان کو کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں یہ قاضی کی توہین ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ کونسی توہین میں نے کی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ قاضی نکلسن کیا ہوتا ہے؟

مولانا سمیع الحق۔ آپ جسٹس نکلسن کہیں یا قاضی نکلسن کہیں بات ایک ہی ہے اگر اس کے پاس قانون یہی ہوں جو موجودہ عدالت دیوانی یا فوجداری کے ہوتے ہیں یعنی انگریزی قانون ہوں اور آپ اس کو علامہ نکلسن کہیں یا مولانا نکلسن کہیں یا قاضی نکلسن کہیں یا جسٹس نکلسن کہیں تو اس سے فرق نہیں پڑتا۔ یہاں بنیادی بات سب سے پہلے یہی تھی کہ اصل مسودہ قانون میں یہ واضح ہو جانا چاہیے تھا کہ یہ تمام عدالتیں قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کریں گی۔ یہاں متفرقات کے ضمن میں جو تعبیر کے عنوان سے کیا گیا ہے کہ اس سے آرڈی ننس کے احکام کی تعبیر کرتے ہوئے قاضی عدالتیں قرآن پاک اور سنت میں مقرر کردہ اسلام کے احکام سے راہنمائی حاصل کریں گے۔ یہ قرآن اور سنت کے ساتھ قطعاً ایک مذاق ہے۔ راہنمائی کے لفظ سے کبھی قوانین حاصل نہیں ہو سکتے۔

سید معین الدین ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا THIS IS A MISSTATEMENT OF SECTION اس ہی سیکشن نمبر ۵۳ اور نمبر ۶۴ جس میں CLEARLY یہ کہا گیا ہے۔ کہ کوئی بات خلاف قرآن و سنت نہیں ہو سکتی۔ دو سیکشن میں ایک نہیں دو سیکشن ہیں 53 x 64

جناب وائس چیئرمین۔ میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ ذرا احتیاط کریں۔

<u>مولانا سمیع الحق</u>۔ ایک یا دو جو حوالے دے رہا ہوں اسی کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ اس میں ایسی بات نہیں ہے۔ ابتدا میں یعنی مسودے کے آغاز میں جس قسم کے الفاظ ہیں اس میں یہی درج ہے اور یہاں بھی یہی ہے کہ راہنمائی حاصل کریں گی۔ اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے۔ آپ قانون دان ہیں۔ وکلا حضرات کو بھی پتہ ہے کہ اس سے کوئی قانون اسلامی قانون نہیں ہو سکتا۔ ہم تمام آئینوں میں ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد قرار داد مقاصد لکھ دیتے ہیں یہ تو قرار داد مقاصد کی طرح ایک ابتدائیہ ہے۔ تو یہ ایک لازمی اور ضروری شرط ہے کہ تمام قوانین کا اطلاق جو ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہو گا۔ اور کوئی طریقہ کار دیوانی اور فوجداری ضوابط ہوں کہیں بھی قرآن و سنت کی مخالفت بالکل نہیں کی جائے گی۔ اصل قانون جس کو کہتے ہیں وہ اصل قانون جب تک قرآن اور سنت کے مطابق نہیں بنایا جائے گا۔ اس وقت تک شرعی عدالتیں حق اور انصاف کے طریقہ پر نہیں بنائی جا سکتیں۔

اس کے بعد دوسری عرض یہ ہے کہ اصل مسودہ قانون جس پر ہمارے دوست وکلا حضرات اور دوسرے دوستوں کو جو خدشات تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدشات بالکل بے جا ہیں۔ یہاں اسلامی نظام عدل کا نام لینے والے کبھی یہ نہیں سوچتے اور نہ ہی ان کا ارادہ ہے کہ یہاں عدالتوں میں وکلاء کی جگہ پر مجسٹریٹوں کی جگہ پر علماء قبضہ کریں مقصد ہمارا صرف یہ ہے کہ جب آپ اسلامی نظام اور اسلامی عدل و انصاف کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو اسلامی قوانین جاری کرنا ہوں گے۔ اور اس کے سمجھنے کی کوشش کرنا ہو گی۔ اور اس کے مطابق کام کرنا ہو گا۔ اس کے بعد لاء کمیشن کے سامنے مسودہ قانون آیا۔ اور لاء کمیشن کے بعد ہماری فاضل سلیکٹ کمیٹی نے جناب منٹو صاحب کی سرکردگی میں اس رپورٹ کے ساتھ جو کچھ کیا تو میں ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں۔

غالباً مولانا روم نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک شخص کی یہ خواہش ہو گئی تھی کہ میرے جسم پر بھی کسی جانور کا نقشہ یا تصویر کندہ کر دی جائے۔ جیسے کندہ کرنے والے کندہ کرتے تھے۔ اور وہ سوئیاں چبھو چبھو کر۔ تو وہ اس شخص کے پاس گیا کہ میرے جسم پر شیر کی شکل بنا دی جائے تو گودنے والے نے جب اسے سوئی چبھونی شروع کی تو اس شخص کو تکلیف ہوئی۔ وہ چیخا۔ کہ کیا بنا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ شیر کی تصویر بنا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ اس وقت کیا بنا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ مثال طور پر اس کے سینگ بنا رہا ہوں۔ مثال کے طور پر اس نے کہا کہ ارے بھائی شیر بغیر سینگ کے بھی تو ہوتا ہے۔ اس سینگ کو چھوڑ دیجئے۔

<u>جناب زیڈ۔ اے سلہری</u>۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا۔

شیر کے تو سینگ نہیں ہوتے۔ یہ مثال ہی غلط دے رہے ہیں تو ان کی بات کو کیسے صحیح مان سکتے ہیں۔ وہ بھی غلط ہو گی۔ دیکھئے کہتے ہیں شیر کے سینگ بنا رہا تھا۔

مولانا سمیع الحق ۔ شیر یا کوئی دوسرا جانور۔ میں نے کہا ہے کہ مثال کے طور پر۔ بہرحال میں نے گدھے کا نام تو نہیں لیا۔ کیا تکلیف ہو گئی ان لوگوں کو جیسے مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ "گدھے کے سر سینگ" بہرحال جب اس نے دوبارہ سوئی چبھونی شروع کی۔ تو اس شخص نے کہا۔ کہ بھائی اب کیا بنا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ دُم بنا رہا ہوں۔ اس نے کہا رہنے دو دُم کو۔ دم کے بغیر بھی تو شیر ہو سکتا ہے۔ اور پھر جب اس نے تیسری بار سوئی چبھوئی تو اس شخص کو پھر تکلیف ہوئی اس نے کہا کہ اب کیا بنا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ شیر کا سر بنا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ سر بھی چھوڑ دو تو اس نے سوئی وغیرہ پھینک دی کہ کبھی ایسا شیر تو ہم نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا جس کی نہ دُم ہو۔ نہ سر ہو۔ نہ پیر ہوں۔

تو ہماری سلیکٹ کمیٹی نے اس نے ایک ایک دفعہ کو ایسا مجروح کر کے اور مسخ کر کے پیش کر دیا

جناب وائس چیئرمین ۔ مولانا صرف ایک منٹ باقی ہے۔

مولانا سمیع الحق ۔ اور آج یہ جو بڑھ چڑھ کر سلیکٹ کمیٹی کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کی تائید کر رہے ہیں یہ بالکل شیر نہیں ایک ڈھانچہ ہے جس پر شیر کا ٹھپہ لگے گا۔ لیکن اس میں توانائی اور شجاعت نہیں ہو گی۔ تو یہاں ہر اس دفعہ میں وہ ترامیم کی گئی ہیں جس سے عدل و انصاف مہیا کرنا اور بھی طویل ہو جائے گا۔

اخوندزادہ بہرہ محمد سعید ۔ جب وہ شیر کا صرف ڈھانچہ ہے تو یہ اس شیر سے ڈرتے کیوں ہیں۔

مولانا سمیع الحق ۔ جناب ہم ڈرتے نہیں ہم اس شیر کو مکمل شیر انشاء اللہ بنا کر چھوڑیں گے۔

جناب وائس چیئرمین ۔ تشریف رکھئے۔

جناب گرداری لال بھاٹیہ ۔ جناب والا۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا۔ کیا انسانوں کے معاملہ میں جانوروں کی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

جناب وائس چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھئے

جناب مولانا سمیع الحق ۔ جناب والا موجودہ جو مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے وہ اور بھی اسلامی عدل و انصاف کو دور کر دے گا۔ ہمارے معزز ممبر جناب عبیدالرحمن صاحب نے کہا تھا کہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اعلیٰ عدالتوں کی بالادستی کو محفوظ رکھا گیا ہے تو اصل چکر وہی ہے کہ ایک عدالت کے بعد دوسری عدالت اور پھر اس کے بعد تیسری عدالت کے پاس جائے جس طرح صدر صاحب نے ذکر کیا تھا کہ وہ کہیں پندرھویں صدی میں جا کر فیصلہ ہو گا۔ اس لئے خدا کے واسطے اس کے راستے میں رکاوٹیں نہ ڈالئے۔ خدا کے لئے جو لوگ اس کے لئے منتظر ہیں ان کے ساتھ تعاون کیجئے تاکہ ان کو عدل و انصاف مل سکے۔

جناب وائس چیئرمین ۔ آپ مسودے کو اچھی طرح سے پڑھئے پھر سمجھ آ جائے گی۔

جناب مولانا سمیع الحق ۔ جناب والا۔ ہم پڑھ چکے ہیں انشاء اللہ ایک ایک دفعہ کا اپریشن کریں گے۔